بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

ایک زمانہ تھا کہ ہندوستان کے قدیم تعلیم یافتہ اور جدید تعلیم یافتہ طبقوں میں بعد وافتراق کی ایسی خلیج حائل تھی کہ دونوں کا ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونا مشکل نظر آتا تھا۔ علمائے کرام کو غیر طبعی آئینہ تمثال چہروں کو دیکھ کر وحشت ہوتی تھی اور ادھر جدید تعلیم یافتہ گروہ کی تجدد پسندی کا یہ عالم تھا کہ وہ اپنی مجلسوں میں جبہ وقبا و عمامہ ودستار کا مذاق اڑانا لازمۂ تہذیب سمجھتے تھے۔ جب یہ منافرت صرف ظاہری وضع قطع تک ہی محدود نہ تھی بلکہ انگریزی تعلیم یافتہ گروہ مذہب سے بیزار ہو چلا تھا اور علمائے کرام انگریزی کتاب تک پڑھنے کے روادار نہیں تھے۔ لیکن اب یہ دیکھ کر بڑی مسرت ہوتی ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد کی سحر طراز تحریروں ڈاکٹر سر اقبال مرحوم کے "عجمی لے میں حجازی" نغموں اور بعض اور بین الاقوامی حالات و سیاسی عوامل کے باعث دونوں طبقوں میں مصالحت کے خوش آئند آثار نظر آتے ہیں اور دونوں طبقے ایک دوسرے سے قریب تر ہوتے جا رہے ہیں۔

جو انگریزی تعلیم یافتہ نوجوان نماز کو جنون اور روزہ کو فاقہ کشی کہتے تھے اب ان میں ایک خاص قسم کی مذہبی اور ملی بیداری پائی جاتی ہے۔ مذہب کے مسائل پر سنجیدگی سے غور کرنے کی عادت استوار ہوتی جاتی ہے۔ ٹھوس دینی کتابوں کا مطالعہ اور دینی مواعظ کو سننے کا اشتیاق روز افزوں ہے کالجوں کے احاطوں اور یونیورسٹیوں کے حلقوں میں جو اسلامی اجتماعات ہوتے ہیں ان میں آج کل کس چیز کا سب سے زیادہ ذکر ہوتا ہے؟ اسلامی کلچر کا۔ اسلامی تہذیب وتمدن کا۔ اسلامی اخلاق و روایات کا۔ آج ہمارا جدید تعلیم یافتہ طبقہ بھی کس چیز کا سب سے زیادہ ماتم گسار ہے

اس بات کا کہ مسلمان قرآن کی تعلیمات سے روز بروز دور ہوتے چلے جارہے اور مغربیت کے رنگ میں گھرے ہوتے جارہے ہیں، غور کیجئے انگریزی زبان کے بجائے اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کا سب سے بڑا حامی کون ہے؟ انگریزی نصابِ تعلیم سے بددلی اور بیزاری کا سب سے زیادہ اظہار کون کررہا ہے؟ حکومتِ الٰہیہ قائم کرنے کے لئے سب سے زیادہ کس کا دل بے چین اور مضطرب ہے؟ اقبال نے دین اور مذہب کا جو جامع تصور پیش کیا ہے اس کے زیر اثر مذہب کا سب سے بڑا معاون اور مددگار کون ہے؟ اسلامی جماعتوں کی تشکیل و تنظیم اور خود "اسلامی جماعت" نام کی ایک جمعیۃ اسلامیہ قائم کرنے کی ذمہ داری کس نے اپنے سر لی ہے؟ اور کون اس کارِ عظیم کو انجام دینے کی ہمت کرکے میدانِ عمل میں سب سے پہلے کودا ہے؟ اگر آپ چاہیں تو اس حقیقت کی تعبیر اس طرح بھی کرسکتے ہیں کہ زمانہ کی مسلسل ٹھوکروں نے اب خود جدید طبقہ کی "چشم عبرت" بھی کھول دی ہے اور اب ان کے دلوں میں بھی عہدِ حاضر کی ساحرانہ فریب کاریوں کے خلاف بغاوت کے شعلے بھڑکنے لگے ہیں۔

بہر حال ہم اپنے دوستوں کے ان اسلامی جذبات کی دل سے قدر کرتے اور ان کی اس بیداری کو اسلام کے مستقبل کے لیے فالِ نیک سمجھتے ہیں۔ لیکن از راہِ خیر خواہی اتنا عرض کردینا ضروری ہے کہ دین کی اصل راہ وہی ہے جس کی طرف قرآن نے دعوت دی ہے اس لئے ضرورت اس کی ہے کہ "حکومت" اور "سیاست" کے دلفریب عنوانات سے مجتنب رہ کر خالص دینی بنیادوں پر اور دینی مقصد کے لیے ہی کام کیا جائے۔

دوسری جانب علماء کا فرض ہے کہ وہ اپنے نوجوان بھائیوں کے ساتھ ملکر کام کرنے کا حوصلہ پیدا کریں تاکہ ان کی شرکت سے جدید طبقہ کے نوجوان خطرناک گمراہی سے محفوظ رہ سکیں